احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر36

منگل 9 ستمبر 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 9 ستمبر 2014ء 13 ذیقعد 1435 ہجری 9 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 205

فضل الٰہی پر انحصار

گر نہ ہو تیری عَنایت سب عِبادت ہیچ ہے
فَضل پر تیرے ہے سب جُہد و عمل کا انحصار

جن پہ ہے تیری عِنایت وہ بدی سے دُور ہیں
رہ میں حق کی قُوتیں اُن کی چلیں بن کر قطار

(درثمین)

جلسہ سالانہ یوکے 2014ء پر برکات وافضال الٰہیہ کا تذکرہ، مہمانوں کے نیک تاثرات اور کارکنان جلسہ کا شکریہ

جلسہ سالانہ کا روحانی ماحول ہر سعید فطرت انسان پر اپنا نیک اثر ڈالتا ہے

اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں، انھیں ریڈ بک میں نوٹ کریں اور آئندہ سال ان میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 ستمبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتے جلسہ سالانہ یوکے خیریت سے اپنی تمام تر برکات سے مستفیض کرتے ہوئے اختتام پذیر ہوا۔ ہر لکھنے اور ملنے والے نے یہی کہا کہ یہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے ہر معاملے میں پہلے سے بہت بہتر تھا، علماء سلسلہ کی تقاریر بھی خدا کے فضل سے بہت اعلیٰ تھیں۔ حضور انور نے جلسہ کے دوران نازل ہونے والی برکات اور الٰہی فضلوں کی بارش، تائیدات الٰہیہ کا ذکر، لوگوں اور مہمانوں کے تاثرات، جلسہ کے دوران رہ جانے والی کمیوں اور کمزوریوں اور کارکنان جلسہ کا شکریہ ادا کیا، فرمایا کہ جلسہ سالانہ کا روحانی ماحول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سعید فطرت پر اثر ڈالتا ہے اور لوگ متاثر ہو کر بیعتیں بھی کرتے ہیں۔ جلسہ کے دوران یا بعد میں بیعت کرنے والوں نے جلسہ سالانہ کے بارے میں اپنے نیک خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے جلسہ میں باہمی اخوت ومحبت کی وہ عملی صورت دیکھی ہے جو آنحضرت ﷺ پیدا کرنا چاہتے تھے، جلسہ کے بہترین انتظامات نظم وضبط، احباب کے اخلاص ووفا اور باہمی ہمدردی اور اخوت کے جذبے نے بہت متاثر کیا، جلسہ کے دوران ڈیوٹی دینے والے کارکنوں نے اپنے اخلاق سے ہمیں بہت متاثر کیا۔ جلسہ میں شمولیت سے حقیقی دین کی طرف ہماری توجہ مزید بڑھی ہے اور اس وجہ سے اخلاص وایمان نے ترقی کی ہے۔ خلیفہ وقت کے خطابات اور نصائح اور راہنمائی بغیر کسی مذہب یا مسلک کی تمیز کے تمام لوگوں کے لئے ہیں۔ جلسہ کے مہمانوں نے اپنے نیک جذبات کا اظہار کچھ اس طرح کیا کہ جلسہ میں ہر کوئی ایسے مل رہا تھا کہ جیسے برسوں سے وہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں، ہر کوئی دوسرے کو سلام کر رہا تھا، یہی حقیقی مذہب اور دین ہے۔ جو حسن انتظام یہاں جلسے میں نظر آیا وہ کہیں اور نہیں دیکھا، بہت عمدہ اور پر امن اور منظّم جلسہ تھا۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے کام کر رہی ہے، جو بھائی چارے کی تعلیم دیتی ہے، صبر کی تلقین کرتی اور قیام امن کے علمبردار ہیں۔ جلسہ میں شامل ہو کر دین حق کی اصل تعلیم سے آگاہی حاصل ہوئی، یہ لوگ جو تعلیم پیش کرتے ہیں، اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ جلسہ میں کام کرنے والوں کا اخلاص اور جذبہ اس حقیقت پر گواہ تھا کہ یہ جماعت کسی انسان کی بنائی ہوئی جماعت نہیں بلکہ اس جماعت کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

حضور انور نے بعض نئے جماعت میں شامل ہونے والوں کے تاثرات بھی بیان فرمائے جس میں انہوں نے اظہار کیا کہ جلسہ کے ان تین دنوں میں جماعت کی وسعت کے بارے میں پتہ چلا۔ اس جلسے کی تنظیم اور ترتیب اپنے اندر ایک جادوئی کی کیفیت رکھتی ہے۔ اس جلسے کی کامیابی کے لئے لاتعداد رضا کاروں نے کام کیا، مہمان نوازی بہت اعلیٰ تھی۔ جماعت احمدیہ کے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا عملی اظہار ہوتے دیکھا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد خلیفہ وقت کی محبت اور فدائیت کے جذبے سے معمور تھے جو بے مثال تھا۔ خلیفہ وقت کی تقاریر سے جہاں علم میں اضافہ ہوا وہاں قلبی سکون بھی نصیب ہوا۔ جلسہ میں شامل ہر شخص بزبان حال یہ گواہی دے رہا تھا کہ دین حق محبت اور سلامتی کا مذہب ہے جس کی ہر قوم کو ضرورت ہے۔ یہ ایک مثالی اجتماع تھا جس نے ہماری روحانی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال بھی ہمیشہ کی طرح ایم ٹی اے کا بڑا کردار رہا ہے۔ احمدیوں نے اس پر خوشی اور تشکر کا اظہار کیا ہے اور غیروں نے بھی اس پر بڑے اچھے تاثرات دیئے ہیں۔ عربوں نے بھی اس دفعہ بڑے اچھے تاثرات بھیجے ہیں۔ پھر اس سال ایم ٹی اے کے جلسہ کے پروگرام جلسہ کے تینوں دن گھانا اور سیرالیون کے نیشنل ٹی وی اور نائیجیریا کے ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل نے بھی روزانہ کچھ گھنٹوں کے لئے جلسہ کے پروگرام نشر کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعے 13 ملین افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا اور لائیو سٹریمنگ پر 3 لاکھ 30 ہزار افراد نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں اپنی کمزوریوں پر بھی نظر رکھنی چاہیئے۔ حضور انور نے بعض مزید کمزوریوں اور کمیوں کا ذکر کیا اور فرمایا انہیں ریڈ بک میں نوٹ کر کے آئندہ سال ان میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ فرمایا کہ جس طرح مہمانوں نے بھی کارکنان جلسہ کا شکریہ ادا کیا ہے، میں بھی تمام کارکنان اور کارکنات جلسہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ ان کو پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مقصد پیدائش جن وانس

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”وہ مدعا جو خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے وہ یہ ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے …… (ذاریات:57) یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو یہ تو مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے جس نے اسے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا میں فانی ہو جانا ہی ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا -/16000 روپے
قربانی حصہ گائے -/8000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

خطبہ جمعہ

قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی وسیع اور بے انتہا مغفرت اور رحمت کا تذکرہ

مایوسیاں ہی گناہوں کے کرنے اور زندگی کی ناکامیوں کی بسا اوقات وجہ بنتی ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نیچے آ جائے، مایوسیاں اور ناکامیاں اس سے دُور بھاگتی ہیں

بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع تر ہے۔ بیشک رمضان میں نیکیوں کے کئی گنا ثواب ہیں۔ بیشک رمضان رحمت اور مغفرت کے حصول اور جہنم سے دُوری کا ذریعہ ہے لیکن ان باتوں سے مستقل فائدہ وہی اٹھانے والے ہوتے ہیں جو ایک لگن کے ساتھ اس کے حصول کی کوشش کریں

حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے گناہوں سے سچی توبہ کے لئے لازمی شرائط کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی بخشش سے حقیقی فیض اگر اٹھانا ہے، اُس کے انعاموں کا وارث بننا ہے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کو دیکھنا ہے تو پھر اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی بھی ضرورت ہے

مکرم محمد امتیاز احمد صاحب ابن مکرم مشتاق احمد صاحب طاہر آف نوابشاہ کی شہادت۔ مکرم نصیر احمد انجم صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 جولائی 2014ء بمطابق 18 وفا 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الزمر کی آیات 54-55 کی تلاوت کی اور فرمایا:

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے یقیناً وہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنی رب کی طرف جھکو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ پیشتر اس کے کہ تم تک عذاب آ جائے پھر تم کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف آیات میں مختلف مضامین کے حوالے سے مختلف بندوں کو یہ امید دلائی ہے کہ وہ بے انتہا بخشنے والا اور اپنے بندوں پر بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں اس کی پہلی آیت میں یہی مضمون بیان ہوا ہے اور اس میں ہر اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش سے فیض پانے کا ایک خوبصورت پیغام ہے جو گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی سزا سے خوفزدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندو! میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ مَیں مالک ہوں، مَیں طاقت رکھتا ہوں کہ تمہارے گناہ بخش دوں اور تمہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لوں۔ پس کیا خوبصورت پیغام ہے جو امیدوں کو بڑھاتا ہے اور مایوسیوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ یہی پیغام ہے جو انسانوں کو کہہ رہا ہے کہ مایوسی گناہ ہے۔ یہی پیغام ہے جو ہمیں کمزوریوں سے بھی بچانے کی طرف لے جانے والا ہے اور زندگی کی ناکامیوں سے بھی دُور رکھنے والا ہے۔ کیونکہ مایوسیاں ہی بسا اوقات گناہوں کے کرنے اور زندگی کی ناکامیوں کی وجہ بنتی ہیں۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نیچے آ جائے، مایوسیاں اور ناکامیاں اس سے دُور بھاگتی ہیں۔ یہی پیغام ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کے راستے دکھا رہا ہے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے چلے جانے والے بن کر اس کی رحمتوں سے فیض پاتے چلے جائیں۔ پس یہ پیغام تمام بھٹکے ہوؤں کے لئے روشن راستہ ہے۔ یہ پیغام تمام روحانی مُردوں کے لئے زندگی کا پیغام ہے یہ پیغام شیطان کے پنجے میں جکڑے ہوؤں کے لئے آزادی کی نوید ہے۔ کیا ہی پیارا ہمارا خدا ہے جو ہم پر اپنے پیار کی اس طرح نظر ڈالتا ہے جو بار بار اپنے ماننے والوں کو کہتا ہے کہ (-) (یوسف:88) اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو کیونکہ (-) (یوسف:88) کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافروں کے سوا کوئی نا امید نہیں ہوتا۔

پس اگر ایمان کا دعویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کی ہر وقت امید رکھو۔ تم اپنی بشری کمزوریوں کی وجہ سے بعض برائیوں میں مبتلا ہو گئے ہو لیکن بھٹکے ہوؤں میں تو نہیں ہو، گمراہوں میں تو نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس تو صرف بھٹکے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں ہے، خدا تعالیٰ کی رحمانیت پر یقین نہیں ہے۔ یہ مایوسی بھٹکے ہوؤں کا شیوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (الحجر:57) اور گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے کون نا امید ہوتا ہے۔ پس یقیناً پریشان حالوں اور اپنی حالتوں کی وجہ سے بے چین لوگوں کے لئے اس سے بڑھ کر ہمدردی اور تسکین قلب کا اور کوئی پیغام نہیں ہو سکتا۔

پھر ہمارا خدا ہماری تسکین کے لئے ہمیں یہ بھی کہتا ہے کہ وہ تمہارے برے اعمال کی وجہ سے تمہیں فوری پکڑ کر سزا نہیں دیتا بلکہ (-) (الکھف:59) کہ اور تمہارا خدا بہت ہی بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے کیونکہ (-) (الانعام:55) کہ تمہارے رب نے اپنے آپ پر تمہارے لئے رحمت کو فرض کر لیا ہے۔ پس تمہارے جہالت سے کئے گئے گناہوں کو وہ معاف کرتا ہے۔ پس اپنی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ اگر اصلاح کرتے ہوئے اس کی رحمت پر نظر ہوگی تو وہ غفور الرحیم ہے۔ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

اور صرف یہی نہیں کہ صرف وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے بلکہ فرماتا ہے (-) (الاعراف:157) کہ اور میری رحمت ہر چیز کو حاوی ہے۔ یہاں بات تو مومنوں سے بھی آگے نکل جاتی ہے۔ صرف مومنوں کی بات نہیں ہو رہی۔ یہ رحمت تو کافروں کو بھی پہنچتی ہے اور مومنوں پر تو پھر یہ فرض ہوگئی۔ وہ تمام گناہوں کو معاف کرسکتا ہے اور کرتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ مالک ہے۔ اس کو معاف کرنے کے لئے کسی پابندی کی یا کسی شرط کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن کیا ایسے رحیم اور پیار کرنے والے خدا کے رحم اور پیار کا تقاضا نہیں کہ ہم اس کے کہنے پر چل کر اس کے حکموں پر عمل کر کے اس سے محبت کو بڑھائیں، اس کے اور قریب ہوں اور اپنے گناہوں اور اپنی کمزوریوں کو ختم کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔

یہ ساری باتیں جو میں نے قرآن کریم کے حوالے سے کی ہیں اور اسی طرح جو احادیث ہم تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچتی ہیں یہ سب ہمیں یہی بتاتی ہیں کہ کوئی بھی شخص ناقابل اصلاح نہیں ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی شخص کی اصلاح نہ ہوسکے۔ ہر ایک کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ ہر ایک اللہ تعالیٰ کی عمومی رحمت سے جو ہر ایک کے لئے پھیلی ہوئی ہے اس کی رحمت کو اس سے بڑھ کر زیادہ بھی حاصل کرنے والا بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے دل میں اور پھر عملی طور پر پاک تبدیلیاں لانے کی کوشش کرے۔

گزشتہ دنوں ڈنمارک کے ایک مذہبی اخبار میں ایک خاتون نے مضمون لکھا اور قرآن کریم کے بارے میں لکھا کہ اس میں بار بار سزا اور عذاب کا ذکر ہے اور محبت کا لفظ تو کہیں استعمال ہی نہیں ہوا یا ایک دو جگہ استعمال ہوا ہے اور یہ کہنا کہ خدا پر ایمان ایک انسان کو اپنی مرضی اور آزادی اور خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ہے یہ کسی طرح بھی کم از کم (-) کے لئے درست نہیں ہوسکتا۔ بعض آیات بغیر سیاق وسباق کے لکھ کر یا غلط طور پر بیان کر کے اور اپنی طرف سے استنباط کر کے (دین حق) کے خدا کو صرف سزا دینے میں جلد باز اور سخت پکڑ والا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال اس کا جواب تو وہاں کی جماعت دے رہی ہے لیکن یہ جو چند حوالے مَیں نے پیش کئے ہیں وہ جہاں مومنین کو امید افزاء پیغام دیتے ہیں وہاں اس جیسے مضمون نگاروں کو اور (دین کے) دشمنوں کو جو (دین) کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں اور (دین) اور قرآن سے بغض رکھتے ہیں ان کو جواب بھی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو مالک ہے، بخشتا ہے۔ یہ ایسی صفت ہے جو تمام صفات پر حاوی ہے۔ معاف بھی کرتا ہے رحم بھی کرتا ہے۔ یہ بھی اس کا رحم ہے کہ انسانوں کی بے انتہا بداعتدالیوں اور ظلموں کے باوجود انہیں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ ہاں یہ بیشک ہے کہ ان ظلموں اور حد سے زیادہ گناہوں میں پڑنے کی وجہ سے اور پھر اس ضد پر قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہیں سزا ملے گی۔ مسلسل گناہ اور ظلم کرتے چلے جاؤ اور کسی طرح باز نہ آؤ تو پھر سزا ملے یہ تو قانون قدرت ہے بلکہ دنیا کا بھی قانون ہے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اتنا رحمان ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب دوزخ خالی ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسی وسیع اور لاانتہا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور بخشش کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر تم لوگ پھر میری رحمت اور بخشش سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو تمہارے لئے گناہوں اور ظلموں کی پھر سزا بھی ہے لیکن یہ میری رحمت ہے اور میری بخشش ہے جو تمہیں بار بار توجہ دلا رہی ہے کہ ان سے بچو۔ اس سے پہلے اپنے آپ کو محفوظ کرلو کہ کوئی عذاب تمہیں گھیرے۔ حد سے زیادہ ظلموں کی وجہ سے تم میری پکڑ میں نہ آجانا۔ پس بچنے کی کوشش کرو۔ اب جو اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں اس پر سوائے ان کی عقل کو اندھا اور بغض وعناد میں بھرے ہوئے ہونے کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ اپنے ملکوں کے قانون جو بناتے ہیں اس میں تو یہ جرموں کی سزا دینا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑنے والوں اور ظلموں اور زیادتیوں میں بڑھنے والوں کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کیوں یہ کہتا ہے کہ مَیں سزا دوں گا، مَیں عذاب دوں گا۔

(دین حق) کا خدا کتنا بخشنہار ہے اس کی وضاحت اس روایت سے ہوتی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اب یہ مثالیں اس لئے دی جارہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے متعلق بھی بتایا جائے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ فرمایا کہ اس نے ننانوے قتل کئے تھے پھر وہ توبہ کے متعلق پوچھنے کے لئے نکلا۔ ایک راہب کے پاس آکر اس نے پوچھا کہ اب توبہ ہوسکتی ہے۔ اس راہب نے کہا: نہیں اب کوئی رستہ نہیں۔ اس نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ وہ مسلسل اس کے بارے میں پوچھتا رہا کہ کیا توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں تو اسے ایک شخص نے کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ۔ جب وہ جا رہا تھا تو اس کو راستے میں موت آگئی۔ اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی طرف کر دیا۔ جب مر کے گرا تو اس طرف گرا۔ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آگئے۔ اس کے متعلق جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس میں وہ جا رہا تھا حکم دیا کہ اس کے قریب ہوجا اور جس بستی سے وہ دُور جا رہا تھا اسے حکم دیا کہ اس سے دُور ہوجا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ ان دونوں بستیوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو تو وہ اس بستی سے جس کی طرف وہ گناہ بخشوانے کے لئے جا رہا تھا ایک بالشت قریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر اسے بخش دیا۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب 52/54 حدیث نمبر:3470)

پس یہ ہے (دین حق) کا خدا جو عذاب کے بجائے بخشنے کو پسند کرتا ہے جس کی رحمت وسیع تر ہے۔

پھر ایک اور حدیث ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے ربّ عزّ وجل کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو مجھ سے دعا نہیں کرتا اور مجھ سے امید بھی وابستہ کرتا ہے۔ پس میں اس شرط کے ساتھ کہ تُو شرک نہ کرے تجھے تیری خطائیں بخش دوں گا اگرچہ تیری خطائیں زمین کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ میں تجھے اپنی زمین بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ اور اگر تو نے آسمان کی انتہاؤں تک غلطیاں کی ہوں اور پھر تُو مجھ سے میری بخشش طلب کرے تو میں تجھے وہ بھی بخش دوں گا اور میں ذرّہ برابر بھی پرواہ نہیں کروں گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 208 مسند ابو ذر الغفاری حدیث 21837 عالم الکتب بیروت 1998ء)

یہ ہے اللہ تعالیٰ جو (دین) کا خدا ہے، جو بخشنے والا ہے اور ہم مومنوں پر اللہ تعالیٰ کے کتنے بڑے احسان ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر سال رمضان میں اس کی بخشش کے دروازے مزید کھلتے ہیں۔

رمضان میں اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت کے بارے میں ایک روایت یوں بیان ہوئی ہے۔ نَضَر بن شَیبان کہتے ہیں کہ مَیں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی ہو۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا: ہاں۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنا تم پر فرض کیا ہے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا ہے پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے

اسے جنم دیا ہو۔ نوزائیدہ بچے کی طرح ہو جاتا ہے۔

(سنن النسائی کتاب الصّیام باب ذکر اختلاف یحییٰ بن ابی کثیر والنضر بن شیبان فیہ حدیث 2210)

پس ہمیں اس سے غرض نہیں کہ جاہلوں کو...... کا خدا کیسا نظر آتا ہے۔ ہمیں تو یہ پتا ہے کہ ہمارا خدا ہمارے ماں باپ سے بھی بڑھ کر ہمیں پیار کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور ہماری طرف دوڑ کر آنے والا خدا ہے تا کہ اپنے بندوں کے گناہ بخشے۔

پھر رمضان کے حوالے سے ایک اور حدیث ہے جس میں رمضان کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں کو قیام کرنے کو نفل ٹھہرایا ہے۔ (-) کہ وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔ اور جس نے اس میں کسی روزے دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہ لگے گی۔

(شعب الایمان للبیھقی جلد 5 صفحہ 223 کتاب الصیام باب فضائل شھر رمضان حدیث نمبر 3336)

یعنی یہ مغفرت ایسی ہے کہ اگر رمضان کا حق ادا کرتے ہوئے روزے رکھے جائیں اور نوافل ادا کئے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے تو پچھلے گناہ بھی بخشے جاتے ہیں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ہمارے لئے قدم قدم پر ایسے سامان پیدا فرما رہا ہے جو جنت میں لے جانے والے ہیں۔ آجکل ہم رمضان سے گزر رہے ہیں اور دوسرے عشرہ کا بھی اختتام ہو رہا ہے۔ کل پرسوں تیسرا عشرہ شروع ہونے والا ہے اور یہ عشرہ تو جیسا کہ حدیث میں بھی ہے اس لحاظ سے بھی برکتیں لئے ہوئے ہے کہ اس میں ایک ایسی رات ہے جو لیلۃ القدر ہے جو دعاؤں کی قبولیت اور بندے کو خدا کے قریب تر کرنے کے جلوے دکھانے اور دیکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اس عشرہ میں ہمیں اپنی دعاؤں اور اپنی عبادتوں کے لئے خاص اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔ جو کچھ اس میں حاصل کریں پھر اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی بھی خاص ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت سے فیض پاتے چلے جانے کے لئے خاص طور پر ان دنوں میں اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اس کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے جو رمضان کا حق ہے اور خاص طور پر اس آخری عشرہ کا حق ہے۔ اپنی برائیوں کو دور کرنے کے لئے، آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے، جہنم سے مستقل نجات پانے کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ ہر کام کے لئے ایک کوشش کرنی پڑتی ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کوئی کام بغیر کوشش کے ہو جائے۔ یہ تو عام اصول ہے اور ایک حقیقی مومن سے اس بات کی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی خوشخبریوں، اللہ تعالیٰ کے پیغاموں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیئے گئے امید افزاء پیغاموں کو سرسری نظر سے نہ دیکھے بلکہ جب سنے تو ان کا حصہ بننے کی ایک تڑپ دل میں پیدا ہو اور یہ تڑپ تبھی فائدہ مند ہوگی جب اس کے حصول کے لئے عملی قدم بھی اٹھائے اور عملی قدم وہی پھل لانے والے ہوتے ہیں، وہی کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں جو ان اصولوں کے مطابق اور اس طریق پر چلتے ہوئے اٹھائے جائیں جو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بنائے گئے ہوں۔ پس بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع تر ہے۔ بیشک رمضان میں نیکیوں کے کئی گنا ثواب ہیں۔ بیشک رمضان رحمت اور مغفرت کے حصول اور جہنم سے دُوری کا ذریعہ ہے لیکن ان باتوں سے مستقل فائدہ وہی اٹھانے والے ہوتے ہیں جو ایک لگن کے ساتھ اس کے حصول کی کوشش کریں۔ پس ہم میں سے خوش قسمت ہیں وہ لوگ یا ہم میں سے خوش قسمت وہ لوگ ہوں گے جو اس رمضان کو رحمت اور بخشش کے حاصل کرنے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ بنا لیں گے۔ اور وہ ان کمزوریوں کو ختم کرنے والے ہوں، اپنے گناہوں سے ہمیشہ کے لئے بچنے والے ہوں۔ یہ رمضان ہمارے لئے وہ سنگ میل بن جائے جو ہمیشہ برائیوں سے دور رکھنے والا اور ہمیشہ نیکیوں کی طرف لے جانے والا بن جائے۔ برائیوں سے نفرت ہمارے دلوں میں ایسی پیدا ہو جائے جو کبھی دوبارہ ہمیں ان برائیوں کی طرف مائل کرنے والی نہ ہو۔ سچی توبہ کی طرف ہماری توجہ ہو اور ایسی توبہ ہو جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بناتی چلی جائے۔

ان باتوں کا حصول کس طرح ہو سکتا ہے یا ایسی سچی توبہ کس طرح ہو سکتی ہے جو ہمیشہ گناہوں سے دُور رکھے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''توبہ دراصل حصول اخلاق کے لئے بڑی محرک اور مؤید چیز ہے'' (اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ کردار کا مالک بننا ہے، اللہ تعالیٰ کے قریب ہونا ہے تو توبہ ہی ہے جو اس کے کام آتی ہے۔ اسی کی وجہ سے آدمی ترقی کرتا ہے۔ یہی چیز ہے جو مددگار بنتی ہے۔ فرمایا) ''اور انسان کو کامل بنا دیتی ہے۔ یعنی جو شخص اپنے اخلاق سیّئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ توبہ کے تین شرائط ہیں''۔ (صرف توبہ کرنے سے توبہ نہیں ہو جاتی) ''بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی'' ''اور وہ شرائط کیا ہیں۔ فرمایا: ''ان ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اِقْلاع کہتے ہیں۔ یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو ان خصائل ردّیہ کے محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطہ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالات فاسد و تصورات بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہو تو اسے توبہ کرنے کے لئے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے اور اس کی تمام خصائل رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے تصورات کا اثر بہت زبردست اثر ہے اور میں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہاں تک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصور کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے۔ پس جو خیالات بدلذات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط ندم ہے یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذات عارضی اور چند روزہ ہیں اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذت اور حظ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آ کر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جائیں گے آخر ان سب لذات دنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذات چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اول اِقْلاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالات فاسدہ و تصورات بیہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے مصمّم ارادہ کرلے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا

یہاں تک کہ وہ سیّئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاقِ حسنہ اور افعالِ حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔ جیسے فرمایا (-) (البقرۃ:166)۔ ساری قوتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور انسان ضعیف البنیان تو کمزور ہستی ہے۔ (-) (النساء:29) اس کی حقیقت ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے قوت پانے کے لئے مندرجہ بالا ہرسہ اشیاء کو کامل کر کے انسان کسل اور سستی کو چھوڑ دے اور ہمہ تن مستعد ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ تبدیلی اخلاق کر دے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 138 تا 140۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

پس یہ حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے۔ ان لوگوں کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں برائی سے بچنے کے لئے دعا کی لیکن یہ برائی دور نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں نہیں سنیں۔ بعض ماں باپ پریشان ہوتے ہیں کہ بچوں میں یا بعض نوجوانوں میں غلط عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور کہتے ہیں ہم نے کوشش کی۔ یہ دعا بھی کی، سنی نہیں گئی۔ تو یہ چیز غلط ہے۔ اس کو میں آسان رنگ میں دوبارہ سمجھا دیتا ہوں۔ دعا کی قبولیت کے لئے بھی کچھ لوازمات ہیں ان کو پورا کرنا ضروری ہے۔ چار دن دعا کر کے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے دعا نہیں سنی یہ ویسے ہی اپنی نااہلی کو خدا تعالیٰ پر ڈالنے والی بات ہے۔

بہرحال اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود کے اس اقتباس کے حوالے سے جو مَیں نے پڑھا ہے، یہی بتانا چاہتا ہوں کہ برائی سے کس طرح رکنا چاہئے اور توبہ کا حصول کس طرح ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ توبہ کرنے اور برائیوں سے بچنے کے لئے کچھ ضروری باتیں ہیں کچھ عمل ہیں کچھ محنت ہے کچھ طریقے ہیں جن پر عمل کرنا ہوگا۔ ان کو کریں گے تو تبھی نتیجہ حاصل ہوگا اور برائیوں سے بچنے کے لئے دعا بھی تبھی قبول ہوگی جب کچھ عملی اقدام بھی اٹھائیں گے۔ عملی قدم کچھ نہ اٹھانا اور صرف سرسری دعا کر کے کہہ دینا کہ خدا تعالیٰ نے قبول نہیں کی اس لئے شاید یہی مرضی ہے کہ میں گنہگار ہی رہوں تو یہ غلط ہے۔ برے اعمال اور اخلاق کو اگر بہتر کرنا ہے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ تین باتیں پہلے خود انسان کرے پھر دعا کرے تو یہ دعا مددگار ہوتی ہے اور برائیاں پھر چھوٹ جاتی ہیں اور سچی توبہ کے لئے جیسا کہ میں نے حوالے میں پڑھا، آپ نے فرمایا کہ پہلی بات یہ ہے کہ گندے اور برے خیالات سے اپنے دماغ کو پہلے صاف کرو۔ کسی بھی برائی کی لذت کا تصور پہلے دماغ میں پیدا ہوتا ہے تب انسان اس برائی کو کرتا ہے۔ اگر دماغ میں برائی کا یا اس کی اچھائی کا یا لذت کا تصور پیدا نہ ہو اور کراہت ہو تو کبھی وہ برائی کرتا ہی نہیں اور پہلے کسی بھی برائی کی لذّت کا تصور پیدا ہوتا ہے، احساس پیدا ہوتا ہے پھر انسان اس برائی کی طرف راغب ہوتا ہے۔ پس پہلا عملی قدم جو انسان کو برائیوں سے بچنے کے لئے اٹھانا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے ذہن کو گندے تصورات یا عارضی لذات کے تصور سے پاک کرے۔ اس کی مثال آپ نے یہ دی کہ جس طرح مثلاً کسی عورت سے ناجائز تعلقات ہوتے ہیں۔ دوستیاں قائم ہو جاتی ہیں تو ایسی عورت کا اچھا تصور دماغ میں قائم کرنے کے بجائے بدصورت تصور قائم کرو۔ بجائے یہ دیکھو کہ اس میں خوبصورتی کیا ہے اور کیا کچھ خوبیاں ہیں اس کا بدصورت ترین تصور جو قائم کر سکتے ہو وہ قائم کرو۔ اس کے جو برے خصائل ہیں جو اس کی برائیاں ہیں ان کو سامنے لاؤ اور ایک ایسی شکل تصور میں قائم کرو جو سخت قسم کی مکروہ اور کریہہ شکل ہو تو تبھی اس برائی سے تم دور ہو سکو گے۔ پھر دوسری شرط یہ بتائی کہ اپنے نیک کانشنس کو بیدار کرو اور سوچو کہ میں کن برائیوں میں مبتلا ہو رہا ہوں۔ اپنے حالات پر پشیمانی اور شرمندگی کا احساس دل میں پیدا کرو۔ اگر یہ حالت ہوگی تو پھر ہی برائی سے بچ سکو گے۔ پھر فرمایا تیسری بات یہ ہے کہ ایک پکا اور مصمم ارادہ ہو کہ میں نے اب اس برائی کے قریب بھی نہیں جانا۔ اور جب اس ارادے پر قائم رہنے کی ہر وقت کوشش کر رہے ہوگے تو پھر خدا تعالیٰ سچی توبہ کی توفیق دیتا ہے اور برائیوں سے بچنے کے لئے کی گئی دعاؤں کو بھی پھر سنتا ہے۔ دعاؤں کے قبول ہونے سے پہلے یہ عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ صبح سے شام تک اور رات سے صبح تک غلط کاموں اور برائیوں میں ملوث رہے اور ایک وقت یا کسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کر لی کہ مجھے اس برائی سے بچا لے۔ یہ عمل ظاہر کر رہا ہے کہ دعا سنجیدگی سے نہیں کی گئی۔ وہ نیک فطرت جو کانشنس ہے جو اندر چھپا ہوا ہے اس نے کسی وقت یہ کچوکا لگا دیا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہے کہ برائیوں میں ڈوبے ہوئے ہو۔ اس عارضی احساس سے دعا کی طرف وقتی توجہ پیدا ہو جائے اور پھر جب برائی کو سامنے دیکھے تو اس کی چاہت اس عارضی احساس کو ختم کر دے، ندامت پر حاوی ہو جائے۔ ایسی حالت تو نہ برائیوں سے مستقل بچاتی ہے نہ دعا کا حق ادا کرنے والی بناتی ہے بلکہ یہ تو دعا کے ساتھ بھی مذاق ہے اور خدا تعالیٰ کو پابند کرنے کی کوشش ہے۔ خدا تعالیٰ کسی بندے کا پابند نہیں ہے۔ پس ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش سے حقیقی فیض اگر اٹھانا ہے، اس کے انعاموں کا وارث بننا ہے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کو دیکھنا ہے تو پھر اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ایسا مہربان ہے کہ ہر وقت اس کی رحمت کی چادر اپنے بندوں کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لئے تیار ہے۔ کیا یہ بات ہم سے اس بات کا تقاضا نہیں کرتی کہ ہم خود بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں پر چل کر اس کی بخشش اور رحمت کو حاصل کرنے والے بنیں۔ ہم اس رحمت کو حاصل کرنے والے بنیں جو حقیقی مومنوں کو حاصل ہوتی ہے، جو اس کے پیاروں کو حاصل ہوتی ہے۔ ان باتوں سے بچیں جو باوجود اس کی وسیع رحمت کے سزا کا مورد بنا دیتی ہے۔ ہماری توبہ سچی توبہ ہو اور ہم ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ آج کل اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں‘‘۔ کیونکہ دنیا کی لالچیں دنیا کی لذّات سامنے ہوتی ہیں۔

فرمایا: ’’ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 303۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

اللہ کرے کہ ہم اس سچی توبہ کرنے والوں میں شامل ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ رمضان سے وابستہ تمام برکات جو ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کو حاصل کرنے والا بنائے۔

اس وقت میں نماز جمعہ کے بعد تین جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ جو ہے وہ نوابشاہ کے رہنے والے ہمارے مکرم محمد امتیاز احمد صاحب ابن مشتاق احمد صاحب طاہر ہیں جن کو 14 جولائی کو شہید کر دیا گیا۔ (-) ان کی عمر تقریباً 39 سال تھی۔ کہتے ہیں کہ شام کو ساڑھے چار بجے کچھ نامعلوم موٹر سائیکل سوار ان کی دکان پر آئے اور ان کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ (-)

تفصیلات کے مطابق محمد امتیاز احمد صاحب نوابشاہ شہر کے ٹرنک بازار میں واقع اپنی دکان کے باہر کھڑے تھے کہ موٹر سائیکل پر دو نامعلوم سوار آئے اور ان پر فائرنگ کر کے فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجے میں انہیں تین گولیاں لگیں۔ دو گولیاں ان کے سر پر دائیں طرف لگیں اور بائیں طرف کان کے نیچے سے آر پار ہو گئیں جبکہ تیسری گولی ان کے ہاتھ پر لگی۔ بہرحال موقع پر شہادت ہو گئی۔

نوابشاہ میں مذہبی منافرت کی وجہ سے اب تک یہ نویں شہادت ہے اور گزشتہ ایک دو سال میں یہاں زیادہ شہادتیں ہوئی ہیں۔ اس واقعہ سے دو تین دن پہلے شہید مرحوم کو ایک قریبی دکاندار نے بتایا بھی تھا کہ بعض مخالفین آپ کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ احتیاط جتنی مرضی کر و باہر تو بہرحال نکلنا ہی ہوتا ہے اور دشمنوں کو موقع مل جاتا ہے۔ شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ 1935ء میں ان کے دادا مکرم سیٹھ محمد دین صاحب آف امرتسر کے ذریعہ سے ہوا تھا جنہوں نے نعمت اللہ خان صاحب وزیر آباد کے ذریعہ سے بیعت کی تھی۔ 1947ء میں یہ امرتسر انڈیا سے نوابشاہ پاکستان میں شفٹ ہو گئے۔ 1975ء میں شہید پیدا ہوئے تھے۔ پھر F.Sc. کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے والد کے کاروبار میں مصروف ہو گئے۔ جماعتی خدمات کافی کرتے تھے۔ شہادت کے وقت یہ بطور صدر جماعت حلقہ محمود ہال تھے۔ شہر کے سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری اصلاح وارشاد شہر اور ذیلی تنظیم میں نوابشاہ شہر کے قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ ناظم اصلاح و ارشاد علاقہ اور ضلع تھے۔ ناظم تحریک جدید ضلع تھے۔ ماضی میں یہ سیکرٹری وقف جدید، سیکرٹری ضیافت بھی رہ چکے ہیں، سیکرٹری دعوت الی اللہ بھی رہ چکے ہیں۔ جماعتی خدمات کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ جو بھی کام سپرد کیا جاتا بڑی خوش اسلوبی سے اس کو سرانجام دیتے۔ کبھی انکار نہیں کیا۔ بہت مہمان نواز تھے۔ مرکزی مہمانوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ سادہ طبیعت کے مالک۔ خلافت سے انتہائی محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے۔ پنجوقتہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔ بڑا دھیما مزاج تھا۔ ہمیشہ نرم لہجے میں بات کرتے۔ ان میں ہمیشہ معاف کرنے کی صفت تھی۔ گزشتہ سال قادیان کے جلسہ میں بھی شامل ہوئے تھے۔ شہادت کے روز رمضان المبارک کے سلسلے میں ذاتی طور پر مستحقین کے لئے راشن کے پیکٹ خود تیار کر کے دوپہر تک تقریباً سات گھروں میں تقسیم کر کے آئے تھے اور جب واپس پہنچے ہیں تو وہاں ان نامعلوم حملہ آوروں نے، بدبختوں نے حملہ کیا اور آپ کو شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید جو سابق امیر ضلع نوابشاہ تھے ان کے بھتیجے تھے۔ ان کے والد مشتاق احمد صاحب بھی زندہ حیات ہیں۔ لواحقین میں ان کی اہلیہ نبیلہ امتیاز صاحبہ ہیں تین بیٹے جاذب عمر دس سال، عبدالباسط عمر نو سال، محمد عبداللہ عمر سات ماہ۔

دوسرا جنازہ مکرم نصیر احمد انجم صاحب واقف زندگی کا ہے جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں استاد تھے۔ 1981ء میں انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا۔ اس کے بعد زندگی وقف کی اور جامعہ میں پڑھائی کے لئے تشریف لے آئے۔ جامعہ میں آپ نے بی اے کیا۔ جامعہ سے فارغ ہوئے تو پھر ایم اے عربی کیا۔ رشین زبان میں بھی ان کو جماعت کی طرف سے کورس کروایا گیا۔ 1988ء میں جامعہ سے شاہد کی ڈگری لینے کے بعد میدان عمل میں آئے اور مختلف جماعتوں میں رہے۔ 1990ء میں موازنہ مذاہب کے تخصص کے لئے ربوہ بلایا گیا اور تخصص کے دوران ہی آپ نے جامعہ احمدیہ میں بطور استاد پڑھانا شروع کیا اور باقاعدہ طور پر 18 رجولائی 1999ء کو آپ مستقل طور پر استاد موازنہ مذاہب مقرر ہوئے اور تادم آخر اسی ذمہ داری کو بااحسن نبھاتے رہے۔ جامعہ سے پاس ہونے کے بعد خدمت کا عرصہ تقریباً چھبیس سال ہے اور باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جوان مربیان میں تھے، علماء میں تھے، موازنہ مذاہب میں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک اتھارٹی تھے۔ بڑا گہرا علم تھا۔ بڑا علم تھا۔ جامعہ میں تدریس کے علاوہ آپ کو مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی۔ قضا کے ان ابتدائی نمائندگان میں سے تھے جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مقرر فرمایا تھا اور آخر تک یہ رہے۔ مجلس افتاء اور ریسرچ سیل کے ممبر بھی تھے۔ خدام الاحمدیہ میں مختلف عہدوں پہ آپ نے خدمات انجام دیں۔ پھر ان کی ایک خوبی گھر والے بتاتے ہیں یہ تھی کہ نظام جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر اپنے بچوں میں سے بھی کوئی کسی عہدیدار کے خلاف بات کرتا تو اس کو سمجھاتے اور اگر کوئی شخص کسی جماعتی فیصلے یا شخصیت کے خلاف بات کرنے کی کوشش کرتا تو اس کو بھی بڑی حکمت سے سمجھا دیتے۔ جلسہ سالانہ یوکے میں بھی ان کو شمولیت کی سعادت ملی اور غالباً جلسہ سالانہ 2010ء میں انہوں نے یہاں تقریر بھی کی تھی۔ اور اس دفعہ بھی انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ میں نے اپلائی کیا ہوا ہے۔ اللہ کرے ویزہ مل جائے پھر ریجیکٹ ہو گیا پھر دوبارہ اپلائی کیا۔ خلافت کے ساتھ ان کو غیر معمولی تعلق اور پیار تھا اور حقیقی سلطان نصیر میں شامل تھے۔ (دعوت الی اللہ) کا بڑا شوق تھا۔ ہر جگہ مجلس میں جاتے تھے اور ان کو (دینی) میدان میں بھی بڑا عبور تھا۔ لوگوں کو پڑھے لکھوں کو بھی بڑے دلائل سے قائل کر لیا کرتے تھے۔ ان کی بیٹی خدیجہ ماہم نے لکھا کہ حضرت مسیح موعود سے والہانہ عشق تھا اور کتب حضرت مسیح موعود کے پڑھنے پر بہت زور دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کی لغت لکھ رہے تھے اور یہ فکر مند رہتے تھے کہ یہ قیمتی خزانہ لوگوں تک پہنچ جائے۔ مشکل الفاظ کی ڈکشنری لکھ رہے تھے تاکہ لوگ حضور کی کتب سے مستفیض ہو سکیں۔ اس کام کا آپ نے ابھی آغاز ہی کیا تھا۔ مبشر ایاز صاحب نے بھی لکھا کہ اچھے مقرر تھے۔ راہ ہدیٰ میں بھی اور ایم ٹی اے کے متعدد پروگراموں میں شامل ہوتے تھے اور بڑے مدلّل جواب دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے، ان کے درجات بلند کرے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسے عالم باعمل جماعت کو اللہ تعالیٰ اور بھی عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کا ہے جو حضرت مصلح موعود کے بیٹے اور حضرت امّ ناصر کے بیٹے تھے۔ ان کی وفات گزشتہ سوموار کو ہوئی ہے۔ (-) آپ نے 1944ء میں میٹرک پاس کیا۔ پھر حضرت مصلح موعود کی خواہش پر ایگریکلچر کالج میں داخل ہو گئے۔ پھر دارالضیافت کی ابتدائی کچی عمارت جو (بیت) مبارک کے سامنے تھی اس کا انتظام حضرت مصلح موعود نے ان کے سپرد کیا۔ موجودہ دارالضیافت کی ابتدائی تعمیر بھی آپ کے دور میں ہوئی۔ 82-83ء تک افسر لنگر خانہ کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ پھر بطور نائب ناظر امور عامہ خدمت کی توفیق ملی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی زمینوں کی نگرانی بھی ان کے سپرد کی۔ ان کی شادی صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اپنے پوتوں کی شادی میں حضرت امّاں جان نے جو شرکت فرمائی ان میں سے ان کی شادی آخری تھی جس میں حضرت امّاں جان شامل ہوئیں تھیں۔ ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ تین دہائیوں سے مجھے ان کی خدمت کا موقع ملا۔ بہت شریف مہمان نواز اور پیار کرنے والے وجود تھے۔ مہمان نوازی تو آپ کا بڑا اچھا بڑا نمایاں وصف تھا اور ایک یہ بھی نمایاں خوبی تھی کہ حسِ مزاح بہت تھا اور اپنی مجلس میں لوگوں سے مذاق کیا کرتے تھے اور کبھی پریشان مجلس میں بھی اپنے مزاح کی وجہ سے جان پیدا کر دیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ غریب اور نادار مریضوں کی امداد کے لئے طاہر ہارٹ میں اکثر آتے تھے اور مجھے رقم دے کے جایا کرتے تھے۔ ہماری والدہ کے بھائی تھے۔ ان کا خاص تعلق تھا۔ ویسے تو ہر بھائی کا ہوتا ہے لیکن ان کا خاص تھا۔ ہمارے گھر میں بہت زیادہ آنا جانا تھا اور اس تعلق کو قائم رکھا اور پھر خلافت کے بعد مجھ سے بھی انہوں نے بڑا تعلق رکھا۔ اکثر یہاں فون کر کے بھی اس تعلق کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی اہلیہ بھی کافی بیمار ہیں اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم اور فضل فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا نماز جمعہ کے بعد یہ جنازے میں ادا کروں گا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم نصیر احمد صاحب ولد مکرم سعید احمد صاحب صدر حلقہ گلزار ہجری کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ یکم اگست 2014ء کو میرے بڑے بیٹے مکرم مستبشر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ کاشفہ رؤف صاحبہ بنت مکرم عبدالرؤف صاحب ڈرگ کالونی کراچی کے ساتھ مبلغ 75 ہزار روپے حق مہر پر محترم عبدالخالق سولنگی صاحب مربی سلسلہ نے بیت المسرور ڈرگ کالونی کراچی میں کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ یہ نکاح دونوں بچوں نیز دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے، ایک دوسرے کے ساتھ احسن طور پر بہترین زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر وقت و ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ولادت

مکرم محمد جمیل صاحب نائیس ٹیلرز ریلوے روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم بشارت الٰہی جمیل صاحب اسسٹنٹ پروفیسر ایف سی کالج یونیورسٹی لاہور کو مورخہ 18/اگست 2014ء کو دو بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے فراست احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رشید احمد گھمن صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ ضلع لاہور کا نواسہ اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو ہمیشہ اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے، دین کا سچا خادم، خیر و عافیت والی لمبی زندگی والا اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

افسوس ناک حادثہ

مکرم نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم مدثر احمد صاحب فن لینڈ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھانجے مکرم تنویر حسین صاحب ولد مکرم طاہر حسین صاحب عمر 20 سال واہ کینٹ مورخہ 29/اگست 2014ء کو واہ کینٹ احمدیہ بیت الذکر سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر آ رہے تھے کہ راستہ میں رکشہ اور ٹرک کی ٹکر کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ مکرم تنویر حسین صاحب یکم ستمبر 1994 کو گاؤں کسراں ضلع اٹک میں میری بہن مکرمہ کلثوم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر حسین صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی سکول کی تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کی اور سابقہ چار سال سے اپنی فیملی کے ہمراہ واہ کینٹ میں شفٹ ہوئے جہاں اپنی تعلیم کو جاری رکھے ہوئے تھے۔ اسی روز رات 9 بجے واہ کینٹ احمدیہ بیت الذکر میں مکرم مربی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور 30/اگست 2014ء کو ضلع اٹک کے گاؤں کسراں کے احمدیہ قبرستان میں تدفین کی گئی۔ مرحوم مخلص احمدی خادم، نماز و تہجد کا پابند، رحم دل، خوش مزاج اور سلسلہ کی خدمت کرنے والے نوجوان تھے۔ مرحوم نے والدین کے علاوہ ایک بھائی عزیزم مظہر حسین عمر 15 سال، دو بہنیں مکرمہ سحرش عقیل صاحبہ حال سری لنکا اور عزیزہ زیب النساء عمر 10 سال سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم نے وفات سے صرف چند منٹ قبل اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی دعائیہ فیکس ایک عزیز کو حضور انور کی خدمت میں ارسال کروانے کیلئے دی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے، تمام پسماندگان کو اس شدید صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے، صبر جمیل عطا فرمائے اور آئندہ ہم سب کو اولاد کے ہر غم اور دکھ سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سفیر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ خانپور ضلع رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں۔

مکرم بشارت احمد صاحب تقریباً 80 سال کی عمر میں مورخہ 22 مئی 2014ء کو وفات پا گئے۔ مورخہ 23 مئی 2014ء کو خان پور میں مکرم حفیظ احمد شہزاد صاحب مربی ضلع رحیم یار خان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ قادیان کے ملحقہ گاؤں کھارا میں پیدا ہوئے۔ 1947ء میں ہجرت کر کے رحیم یار خان کے قریبی گاؤں چک 10/P میں سکونت پذیر ہوئے۔ مالی حالات کی وجہ سے پڑھائی جاری نہ رکھ سکے اور خان پور میں چاولوں کا کاروبار شروع کیا۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور چاروں خلفاء کے ادوار دیکھے۔ آپ کبڈی کے بہت مشہور کھلاڑی تھے اور کبڈی کی وجہ سے ایک پوری فیملی احمدیت میں داخل ہوئی۔ 1984ء میں اسیر بھی رہے اور 13 سال بعد ان کے حق میں فیصلہ ہوا۔ آپ پنجگانہ نماز کے ساتھ ساتھ نماز تہجد کے بھی عادی تھے۔ تمام چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے۔ صدقات وغیرہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ جماعتی مہمانوں کا بہت خیال کرتے تھے ساری زندگی ایمانداری کے ساتھ کاروبار کیا اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ کبھی کم نہ تولنا اور کسی کی ادائیگی میں دیر نہ کرنا۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں اپنی بیگم، تین بیٹے مکرم نذر احمد صاحب صدر جماعت چک 10P، مکرم مطہر احمد صاحب آسٹریلیا، مکرم فضل احمد صاحب آسٹریلیا اور بیٹیوں میں مکرمہ روبینہ طاہرہ صاحبہ زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب یو کے چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے، پسماندگان کو ان کی اچھائیاں اپنانے کی توفیق دے اور اپنے خاص پیاروں میں شامل فرمائے۔ آمین

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

''میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل و عیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔''

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

''یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔''

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

''پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔''

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

درخواست دعا

مکرم سہیل احمد چغتائی صاحب سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عارف چغتائی صاحب دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور دل کے تین والو بند ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم چودھری خادم حسین صاحب نصرت آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم وقاص احمد صاحب چودھری مربی سلسلہ وزیر آباد گوجرانوالہ کی بیٹی ایمان وقاص واقفہ نو بعمر اڑھائی سال شدید علیل ہے۔ علاج چلڈرن ہسپتال لاہور میں جاری ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی کامل و عاجل صحت یاب ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تشخیص اور ادویات ★ خصوصی رعایت کے ساتھ

شواب جرمن، لہنگ فرانس، کمال و مسعود پاکستانی لیبارٹریز کی خالص اور معیاری ہومیو پیتھک ادویات رعایتی قیمت پر خریدیں اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے تیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔
● خود آنے سے پہلے بذریعہ فون وقت لیں ● اپنا آڈر بذریعہ کوریئر/ ڈاک ارسال کریں ● اپنی تکالیف کی تفصیل کے ساتھ اپنے لیبارٹریز ٹیسٹ والٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ اگر ہو تو ارسال کریں ● اپنے ڈاک کا پتہ اور فون/ موبائل نمبر ضرور تحریر کریں تا کہ اگر ضرورت ہو تو مزید معلومات کیلئے رابطہ کیا جا سکے اور آپ کی رضامندی سے تشخیص کردہ ادویات یا نسخہ آپ کو ارسال کیا جا سکے۔

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کے لئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمٰن کالونی ربوہ

PH:047-6211399 Mob:0333-9797797

ربوہ کے گردونواح میں سیلاب

پنجاب اور آزاد کشمیر میں آنے والے حالیہ سیلاب نے پنجاب کے اکثر علاقوں میں تباہی مچادی ہے۔ دریائے چناب سے منسلک 600 سے زائد دیہات پانی میں ڈوب گئے ہیں، فصلیں تباہ و برباد اور کچے مکانات منہدم ہو گئے ہیں، دریائے چناب میں چنیوٹ اور ربوہ کے مقام سے 8 لاکھ 40 ہزار کیوسک پانی کے ریلے نے ربوہ اور چنیوٹ کے گردونواح کے دیہاتوں کو پانی میں ڈبو دیا ہے۔ جس کی وجہ سے دیہات کا شہر سے زمینی رابطہ منقطع ہوگیا۔ احمد نگر کے مقام پر سرگودھا روڈ کے اوپر سے پانی گزر رہا ہے جس سے ٹرانسپورٹ بھی متاثر ہوئی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ بے گھر ہوگئے ہیں زرعی رقبہ تباہ ہوا۔ سیلاب سے متاثرہ ہزاروں افراد کھلے آسمان تلے پناہ لینے پر مجبور اور امداد کے منتظر دکھائی دیتے ہیں۔ چنیوٹ اور ربوہ کے گردونواح میں 100 دیہات میں سیلاب کے پانی نے تباہی مچادی ہے۔ موجودہ سیلاب سے ملک بھر میں جاں بحق ہونے والی کی تعداد 200 سے زائد ہوگئی ہے۔ سیلاب کا یہ پانی ربوہ کے چاروں اطراف سے ربوہ شہر کو ٹکرا رہا ہے اور ربوہ کے غربی نشیبی علاقوں میں پانی داخل ہونا شروع ہوگیا ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل کو جاری ہوئے سو سال پورے ہو چکے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اس پودے کی آبیاری کرنے والے ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1913ء میں جاری فرمایا تھا۔

خریداران سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ الفضل فوری طور پر ادا فرمادیں۔ ہر خریدار کی چٹ پر میعاد چندہ درج کر دی گئی ہے۔ براہ مہربانی مینیجر الفضل کو صدر انجمن احمدیہ کے نام کراس چیک یا طاہر مہدی وڑائچ کے نام منی آرڈر ارسال فرمادیں تا کہ VP بھجوانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ VP بھجوانے کی صورت میں یاد رکھیں کہ یہ طاہر مہدی وڑائچ کی طرف سے آئے گی۔ اس نام کی VP وصول کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سیل سیل سیل

باٹا کی تمام نئی و پرانی ورائٹی پر سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔

باٹا شوروم

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

سیل سیل

مورخہ 10 ستمبر سے سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔ سکول و کالج شوز پر سیل جاری

مس کولیکشن شوز ربوہ

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

سپیشلسٹ۔ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نیشن، بحریہ میڈیکل سٹی میں

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

ہیڈ آفس: چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد 0300-8586760

دکان نمبر 1 ٹاور 3، بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور

PH:04235330199

Mobile: 0300-8005199

برانچ آفس: الفضل روم کولر اینڈ گیزر

کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔

265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

راحیل احمد 0333-3305334

عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

Lets Fly Air International

پوری دنیا کے لئے Domestic اور International ٹکٹس Reservation کی سہولت

اور ہر طرح کی ٹکٹس کی Reconfirmation کی سہولت موجود ہے۔

تمام ممالک کی Visit اور Family reunion کی فائل Processing بھی کی جاتی ہے

دنیا کے تمام ممالک کے لئے Hotel Booking اور Health Insurance کی جاتی ہے

Toefl, Ielts, City and guids (Esol) کی رجسٹریشن کی سہولت میسر ہے۔

نیز Deawoo Express کی ٹکٹس دستیاب ہیں۔

0336-5004501, 0334-6204170, 047-6211528-29

Email:letsflyair@hotmail.com

Education Concern

Study Abroad

Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.

IELTS™

ITEP Training & Testing Center

Training By Qualified Teachers

International College of Languages ICOL

Visit / Settlement Abroad:

- Jalsa Visa
- Apeel Cases
- Visit / Business Visa.
- Family Settlement Visa.
- Supper Visa for Canada.

Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)

67-C, Faisal Town, Lahore

042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511

www.educationconcern.com

info@educationconcern.com

Skype ID: counseling.educon

نیو گرلز کالج و تمام سکولز یونیفارم دستیاب ہیں۔

سیل۔ سیل۔ سیل

گرمیوں کی مخصوص ورائٹی اور بچی، بچے کے یونیفارم پر سیل جاری ہے۔

شہزاد گارمنٹس محسن مارکیٹ ربوہ

محمد اشرف 0333-9798525

ربوہ میں طلوع وغروب 9 ستمبر

طلوع فجر	4:25
طلوع آفتاب	5:46
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:25

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 ستمبر 2014ء

6:25 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے 2014 کا اختتامی خطاب
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ 8 مئی 2013ء
2:00 pm	سوال و جواب
11:25 pm	گلشن وقف نو

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خوشخبری

اب شوز کے ساتھ ساتھ لیڈیز برقعہ اور کوٹ کی نئی ورائٹی بھی دستیاب ہے

رشید بوٹ ہاؤس

گولبازار ربوہ فون نمبر: 0476213835

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن

گولڈ پیلس جیولرز

بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: طارق محمود ظہر

03000660784

047-6215522

نور سائیکل ورکس

یادگار روڈ سے دارالرحمت شرقی نزد ابراہیم آٹا چکی شفٹ ہوگیا ہے۔

مطیع الرحمٰن ناصر: 047-6213999

FR-10

STUDY IN GERMANY

Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES		
Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters

Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation

Even after reaching Germany, pick up service from airport till University

Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany

Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243

Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com